محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم



المکتبۃ السلفیۃ

شیش محل روڈ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (احزاب)

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع — حافظ احمد شاکر

مطبع — زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

ناشر — المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات — ۴۸

رمضان المبارک — ۱۴۰۹ھ

اپریل — ۱۹۸۹ء



شہیدًا سے ظاہر و عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ آخری زمانہ میں نزول من السماء وفات پائیں گے اور قیامت کے دن یہود و نصاریٰ گمراہ ہوں گے اسی کی مزید تشریح و تائید آیت ذیل سے ہوتی ہے:۔

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ - إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - (المائدہ ع رکوع آخری)

جب کہیگا اللہ تعالیٰ (دن قیامت کے) اے عیسیٰؑ کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔ جواب دیں گے۔ پاک ہے تو اے معبود برحق! کیسے لائق تھا مجھ کو کہ، وہ بات کہوں کہ جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہے تو تجھے علم ہوگا۔ تو جانتا ہے میرے دل بھید کو اور میں نہیں جانتا تیرے دل کی بات کو۔ لاریب تو ہی بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ نہیں کہا میں نے ان کو مگر وہی جو مجھے تو نے ارشاد کیا تھا کہ عبادت کرو اس ذات پاک کی، جو میرا، تمہارا، سب کا پالنے والا ہے اور میں ان پر نگہبان تھا۔ جب تک تو فی سے پہلے ان میں رہا جب تو نے مجھے بمعہ روح و جسم اپنی طرف اٹھالیا۔ پھر تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے میرے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد مجھے پوجا ہے۔ جیسا کہ میں دنیا میں اکثر کر مشاہدہ

کر آیا ہوں ، اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے غلام ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو تو غالب و حکیم ہے۔

اس آیت میں حضرت مسیح صاف اقراری ہیں کہ وہ میرے ترقی کے بعد بگڑے ہیں۔ اب اگر توفی کے معنی موت لیے جائیں تو اس میں یہود پلید کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ توفی اور رفع کا وعدہ فوراً بلا توقف تھا۔ لامحالہ توفی کے معنی پورا لینے کے ہوں گے۔ اب اگر مسیح علیہ السلام زمین پر آئیں گے ہی نہیں تو قیامت کے دن امت کے بگڑنے کی شہادت کیسے دیں گے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ ضرور دنیا پر آئیں گے تاکہ قیامت کے دن نیز تمام اہل کتاب ایمان لانے وغیرہ کی گواہی دیں اسی کی تائید اِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ۔ الآیہ سے ہوتی ہے جس میں نص قطعی کے ساتھ مسیح کا زندہ ہونا اور بعد نزول آخری زمانہ میں وفات پانا اور قیامت کے دن اپنی امت پر گواہ ہونا مرقوم و موجود ہے ایسا ہی تائید تمام ان احادیث نبویہ سے ہوتی ہے جن میں نزول مسیحؑ بہ زمانہ آخری اور اس کے بعد وفات پھر مقبرہ نبویؐ میں مدفون ہونا مذکور ہے۔

اعتراض | امت کے بگڑنے کا علم مسیح کو قیامت کے دن دیا جائے گا۔

جواب | یہ کسی آیت سے بھی ثابت نہیں۔ قطعاً بے بنیاد ہے خود مرزا صاحب مانتے ہیں کہ مسیح کو قیامت سے پیشتر امت بگڑنے کی اطلاع ہے۔

"میرے پر یہ کشفاً ظاہر کیا گیا کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم میں پھیل گئی ہے حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی ہے۔ خدائے تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت

مسیح کو دکھایا گیا یعنی اس کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دی گئی"
(آئینہ کمالات مرزا ص ۲۵۴ تا ۲۶۸ ط ۱)

حضرات! ہمارے پاس قرآن پاک کی نص صریحہ اور احادیث نبویہ صحیحہ ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ مسیح دنیا میں آئیں گے اور آ کر اپنی امت کا حال زبوں ملاحظہ کریں گے قیامت کو ان پر گواہ ہوں گے۔ بخلاف اس کے مرزا صاحب اپنا کشف بتاتے ہیں۔ سو اول تو خلاف قرآن و حدیث کسی کا کشف خود منہ مرزا قابل حجت نہیں (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص ۳۶ ط ۱، ۲۵۸ ط ۲)

دوم یہ کشف ہمارے مخالف نہیں بلکہ ہمارے بیان کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے یعنی مسیح کو قبل از نزول آسمان پر اس کی خبر دی گئی اور بعد از نزول بموجب آیت قرآن و احادیث نبی علیہ السلام بچشم خود ملاحظہ فرمالیں گے بہر حال یہ متعین ہو گیا کہ مسیح کو قیامت سے پیشتر امت بگڑنے کا پتہ ہے فہو المطلوب۔

ہماری اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرزائی جو کہا کرتے ہیں کہ مسیح قیامت کے دن اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے یہ از سر تا پا جھوٹ فریب بہتان افترا ہے۔

ایک اور طرز سے | مرزائیوں کو مسلم ہے کہ عیسائی بعد توفی مسیح کے بگڑے بلکہ اور یہ بھی ان کا مذہب ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد آپ کشمیر چلے آئے، ایک سو بیس برس زندہ رہے (تذکرۃ الشہادتین مرزا ص ۲۷) حالانکہ:

"ابھی تو پورے تیس برس نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی۔ (ص ۲۵۴ چشمہ معرفت)

تو ... ... بیان سے بلا تاویل ثابت ہے کہ مسیح کی ہجرت کشمیر کے

مر ... ... بک،

بعد فوراً تثلیث پھیل گئی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ توفی کے معنی موت نہیں ہیں ؎

اعتراض بخاری کی حدیث میں ہے کہ نبی صلعم قیامت کے دن کہیں گے کہ میری توفی کے بعد میری امت بگڑ گئی ہے اور حضرت مسیح کی مثال دیں گے پس ثابت ہوا کہ توفی کے معنی موت ہیں ؎

الجواب[1] ایک ہی لفظ جب دو مختلف اشخاص پر بولا جائے تو حسب حیثیت و شخصیت اس کے جدا جدا معنی ہو سکتے ہیں۔ دیکھیے حضرت مسیحؑ اپنے حق میں نفس کا لفظ بولتے ہیں اور خدائے پاک کے لیے بھی "تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک"

اب کیا خدا کا نفس اور مسیح کا نفس ایک جیسا ہے؟ ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح حضرت مسیحؑ کی توفی بمعنی اخذ الشئی وافیا پورا لینے کے ہے کیونکہ اگر موت لی جائے تو علاوہ نصوصِ صریحہ جن میں حیاتِ مسیح کا ذکر ہے کے خلاف ہونے کے یہود پلید کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ وعدہ توفی و رفع کا "بلا توقف و بجلد" پورا ہوا ہے جو سوائے رفع جسمانی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

نویں دلیل قرآن مجید میں جہاں کہیں کسی شخص کو مقرب فرمایا ہے سب جگہ مذکور ساکنین آسمان ہیں چنانچہ (سورہ واقعہ میں جنتیوں کے حق میں لفظ مقرب وارد ہے اور قرآن و حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ جنت آسمان پر ہے۔ خود مرزا صاحب کو بھی یہ مسلم ہے) (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صـ ۲۶۴/۱۰۹ ، طـ ۱/۲)

دوسرے موقع پر آخر سورہ نساء فرشتوں اور حضرت مسیح کے حق میں اور تیسری جگہ سورہ آل عمران میں حضرت مسیح کے لئے ومن المقربین آیا ہے۔ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر ہیں۔

[1] توفی کی بحث ، ، ، پاکٹ بک ہذا پر ملاحظہ ہو۔

چنانچہ اس کی تائید آیت انی متوفیک ورافعک الی و آیت بل رفعہ اللہ الیہ و آیت لیومنن بہ قبل موتہ جو حیات مسیح پر نصوص قطعیہ ہیں سے بھی ہوتی ہیں ۔

دسویں دلیل یہ بات محتاجِ ثبوت نہیں کہ حضرت مسیحؑ کو خدا بنایا گیا ہے اور خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ اس عقیدہ پر جو دلائل عیسائی دیتے ہیں وہ مسیح کی ولادت بلا پدر اور رفع آسمانی ہے اب یا تو یہ ہر دو دلیلیں صحیح مثبت مدعائے عیسائیت ہیں۔ یا غلط، اگر غلط ہیں اور یقیناً غلط ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک نے ولادت مسیح بلا باپ والی دلیل عیسائیہ کو عیسائیوں کے مسلمہ عقیدہ اور فی الواقع صحیح مثال ولادت آدم بلا ماں باپ سے توڑا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ تو ضروری و لازمی تھا کہ رفع آسمانی کی دلیل کو بھی اگر یہ نفس الامر میں غلط تھی تو واضح الفاظ میں توڑا جاتا۔ مگر سارا قرآن شریف ورق ورق دیکھ جائیے کہیں بھی عقیدہ رفع آسمانی کی تردید نہیں پائی جائے گی۔ مطلب اس کا یہ ہوا کہ مسیح فی الواقع زندہ آسمان پر موجود ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ پھر جس طرح بلا باپ پیدائش والی دلیل عیسائیہ کو آدم کی مثال سے توڑا ہے جو مسلمہ فریقین ہے اسی طرح رفع آسمانی والی دلیل کو کیوں کسی مسلمہ فریقین مثال سے نہیں توڑا۔ چنانچہ مرزا صاحب یہی اعتراض کرتے ہیں:۔

"عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تردید کی اِنَّ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود ہونے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی" (البلاغ المبین

مولوی نے عند الدعاء والیوم القیامۃ بڑھایا ہوگا)۔

(۳) صحیح مسلم میں ہے ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ (مصری صفحہ ۱۵۸ ج ۱) صحیح ابن خزیمہ میں علی صدرہ زیادہ ہے (بلوغ المرام) راوی ایک سند ایک ـــــ لیکن آج تک کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہوا کہ یہ "آنحضرت پر افتراء ہے"۔

امام سیوطی کا تساہل سیوطی کا تساہل اور قلت فہم مشہور ہے تفسیر جلالین میں بحوالہ صحیح مسلم حدیث اِبْدَؤُا بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بصیغہ امر نقل کر کے سعی کی فرضیت ثابت کرتے ہیں (مصری صفحہ ۲۱) حالانکہ صحیح مسلم میں اس طرح (بصیغہ امر) نہیں ہے۔ اسی طرح آیت کلالہ کے بارے میں سیوطی صاحب تحریر فرماتے ہیں نَزَلَتْ فِیْ جَابِرٍ وَقَدْ مَاتَ عَنْ اُخُوَاتٍ (جلالین مصری صفحہ ۸) یہ اُن کی بھول ہے حضرت جابرؓ عہد نبوی میں آیت کلالہ کے نزول کے وقت نہیں فوت ہوئے تھے۔ بلکہ مدینہ طیبہ کے تمام صحابیوں کے بعد حجاج کے زمانہ میں فوت ہوئے (اصابہ)۔ اسی طرح سیوطی سے بہت سی غلطیاں ہر فن میں واقع ہوئی ہیں تفصیل کے لئے حافظ سخاوی کی کتاب الضوء اللامع دیکھنی چاہیے اسی طرح ان سے حدیث بیہقی کے نقل کرنے میں تساہل ہوگیا ہوگا اور من السماء کا لفظ ان کو یاد نہ رہا ہوگا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کی نظر بخاری و مسلم کے متن پر ہو اور بیہقی کا نام انہوں نے بوجہ توافق اکثر المتن کے لکھ دیا ہو۔ جس طرح کہ خود امام بیہقی نے حدیث مذکور نقل کر کے رواہ البخاری واخرجہ مسلم کہہ دیا ہے، لانہ ربما یعزی روایۃ لبعض المحدثین اذا اخرجہا باکثر کلماتہ ولا یشترط استیعاب الفاظ الروایۃ یعنی امام بیہقی نسبت کر دیتے ہیں حدیث کو بعض محدثوں کی طرف۔ جبکہ اس محدث نے اس حدیث کو اس کے اکثر کلمات سے نقل کیا ہو۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس حدیث کے پورے الفاظ اس محدث نے نقل کئے ہیں فاذا قال المحدث رواہ البخاری کان مرادہ ان اصل الحدیث اخرجہ البخاری (التصریح صفحہ ۱۶) پس جب کوئی محدث